OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

حضرت بابافریدالدین اور پاک پتن کی اردو شعری روایت

Urdu Poetry Tradition of Hazrat Baba Farid Uddin and Pak Patan

Abbas Ali Shah
M.Phil. Urdu Ripah International University Islamabad.
Email: abbasalishah786786@gmail.com

Ghulam Shabbir
M.Phil. Urdu, The Islamia University Bahawalpur Bahawalnagar Campus.
Email: ghulamshabbirqabula@gmail.com

Munaza Kanwal
M. A Urdu, University of Punjab.
Email: munazakanwal71@gmail.com

Muhammad Saleem
M.A Urdu, The Sargodha University.
Email: muhammadsaleemmboss7@gmail.com

Received on: 06-01-2024 Accepted on: 12-02-2024

Abstract

Hazrat Baba Fareed ud Deen is one of the famous classical poet and Islamic scholar. He is the supereme saint in this era. His Islamic ideology covers all aspects of life as well as Islamic and social life. The poetic history of Pakpattan represents deep sense of great scholar and saint Baba Fareed ud Deen R.A.The title of this article is (حضرت بابا فریدالدین اور پاک پتن کی اردو شعری روایت).This article describes the faithfulness and devotion of poets of Pakpattan. The influence of ideology of Baba Fareed is a deep rooted reference in Urdu literature.

Keywords: classical, ideology, saint, devotion, reference

برِّ عظیم (پاک وہند) میں پاک پتن کی وجہ نیک نامی اس کے جغرافیائی حدود اربعہ کی وجہ سے نہیں ہے۔ یہ شہر اپنی حربی مہمات، تاریخی نشیب و فراز اور جنگ وجدل کی داستانوں کے باعث بھی شہرت یافتہ نہیں ہے۔ اس شہر میں نہ تو کسی سر برآوردہ فرماں روا اور حکمران نے جنم لیا اور نہ ہی یہ دارالحکومت رہا ہے بلکہ پاک پتن کی سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس مردم خیز سرزمین پر تصوّف کے سرخیل کی بادشاہی رہی ہے اور ہنوز جاری ہے۔ اردو اور پنجابی زبان وادب کے سر برآوردہ شاعر، بانی اور امام زہدالانبیاء حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ

علیہ کی نسبتِ خاص کی وجہ سے یہ دھرتی شہرتِ دوام پا گئی ہے۔اس فردِ فرید (فریدالدین رحمتہ اللہ علیہ) کی اِنفرادیّت زمانوں کو محیط ہے۔برِّعظیم پاک وہند کے تصوف کے سرخیل حضرت بابافرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ملتان کے ایک گاؤں کھوتوال میں پیدا ہوئے جو ملتان شہر سے مشرق کی جانب کوئی دس بارہ میل کے فاصلے پر سنت بدہلہ روڈ پر ہے۔ان کی پیدائش کے بارے میں پیر ممتاز احمد شاہ چشتی صابری یوں رقم طراز ہے:

''سرکار باباصاحب کے ۶۶۴ہجری پانچ محرم بروز سی شنبہ میں وصال پر جو جملہ محققین متفق ہیں اور محبوب الٰہی سرکار نے فوائد الفواد میں اپ کی عمر مبارک ۹۳سال ارشاد فرمائی ہے جس سے ۵۷۱ہجری سن پیدائش اختیار کیا گیا''(۱)

آپ کا شجرہ نسب بیسویں پشت میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتا ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہیں۔جب غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے تو انھوں نے بابافرید رحمۃاللہ علیہ کو نگاہِ ولایت سے دیکھ کرارشاد فرمایا:

''بختیار تم نے ایک ایسے بلند پرواز شخص کو شہباز کو قابو میں لے رکھا ہے جو روحانیت کی دنیا میں سدرۃالمنتہیٰ سے بھی اگے تک رسائی کی خداداد صلاحیت رکھتا ہے یہ فرید توایک ایساچراغ ہے جو خانوادہ درویشاں کو اپنی نیک نامی کے طفیل روشن کردے گا۔''(۲)

یوں بزرگوں کے منظورِ نظر اس شہباز لامکانی نے سلسلۂ چشتیہ کی نیک نامی، سعادت مندی اور ہنمائی کا کارِ عظیم بہ طریق احسن انجام دے کر اس سلسلے کو تصوف کے میدان میں ہم دوشِ ثریّا کر دیا ہے۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے جلائے گئے چراغِ توحید سے جہالت کی تاریکی چھٹ گئی اور برِّعظیم کے طول و عرض سے بالعموم اور پاک پتن کی متعدد غیر مسلم اقوام بالخصوص مشرف بہ اسلام ہو کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو گئیں۔یوں اسلام کا بول بالا ہوا۔یہ آپ کی دینی خدمات کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اندازِ تعلیم و تبلیغ و وعظ نے لوگوں کو توحید کی طرف مائل کیا۔یوں اس علاقہ سے اسلام کی پیروکاروں کی ایک جماعت پیدا ہوئی۔ بابافرید رحمۃاللہ علیہ بلاشبہ فردِ فرید اور فن میں یکتا ہیں۔آپ کی یہ انفرادیت ہمیشہ تابندہ ودرخشاں رہے گی۔آپ اپنے زمانے کے ہی فرید نہیں بلکہ زمانوں کو اپنی ذات میں محیط کیے ہوئے ہیں۔آپ کے صُوفیانہ کلام کے اثرات آج بھی پوری آب وتاب سے قلوب واذہان پر نقش ہیں۔توحید کے درس اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ کی بدولت آج بھی اہلِ علم وادب اس سلسلے کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔پاک پتن کی اردو شعری روایت میں ایک تخصیص یہ ہے کہ فکرِ فرید اور عقیدتِ فرید کا فروغ اس کی اولین ترجیحات کی عکس گر ہے۔ادب کے فروغ میں یہ پہلو یقیناًخوش آئند ہے۔ گزرے وقت کے ساتھ ساتھ یہ پہلوادبی تحریک کی صورت اختیار کرتا نظر آتا ہے جو فروغِ فلسفۂ فرید کے حوالے سے اپنی فکری، تحقیقی و تنقیدی، اصلاحی ورفاہی اور تخلیقی سطح پر اپنا مقام و مرتبہ متعین کرتا نظر آتا ہے۔ محققین وناقدین کو کوآگے آنا ہوگا اور اس موضوع کے ممکنہ امکانات منظرِ عام پر لاکر علم و معرفت کے در وا کرنے کی مخلصانہ کاوشیں کرنا ہوں گی۔

قرونِ وسطیٰ کا یہ ممتاز صوفی بزرگ ۹۲سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔پاک پتن میں ان کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔اہل

تحقیق کے نزدیک آپ اردو شاعری کے بانی و امام ہیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کلام میں قدیم زمانے کی اردو کے نقوش دستیاب ہیں۔یوں آپ ایک صوفی بزرگ کے علاوہ اردو زبان وادب کے اولین اور سربرآوردہ ہستیوں میں شامل ہیں۔آپ کے کلام سے شعری مثال دیکھیے:

وقت سحر وقت مناجات ہے
خیز را وقت کے برکات ہے (۳)

سلسلہ چشتیہ کے یہ امام اور فردِ فرید پنجابی زبان کے سب سے پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں۔برصغیر پاک وہند میں صوفیانہ شاعری اور اولین عارفانہ شاعر ہونے کا سہرا بھی آپ کے سر سجتا ہے۔آپ کے ہاں یہ شعری نمونہ دیکھیے:

آپ سواریں میں ملاں ، میں ملیاں سکھ ہو
جے تُوں میرا ہو رہیں، سب جگ تیرا ہو (۴)

ایسی عظیم ہستی سے محبت کا ہو جانا ایک فطری بات ہے یہی وجہ ہے کہ اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود ان کے عقیدت مندوں کی تعداد میں کمی نہیں آئی بلکہ روز فزوں تر ہوتی جارہی ہے۔عقیدت مند ملک کے کونے کونے سے باباجی سرکار کے درِاقدس پر حاضری دیتے ہیں اور روحانی تسکین پاتے ہیں۔زمانہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے اپنے انداز میں باباجی سے عقیدت کا اظہار کر رہا ہے۔لیکن معاشرے کا وہ طبقہ جو سب سے زیادہ حساس باشعور، قوموں کی فکر تبدیل کرنے والا اور قوم کے افکار و نظریات کا علمبردار و پیامبر ہوتا ہے جسے شاعر کہتے ہیں۔اس طبقے نے بھی بڑے ہی عقیدت مندی سے حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت کا اظہار کر کے پاک پتن کی شعری روایت میں ایک خوبصورت، دل کشا اور علم و معرفت کے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ہمارا اصل موضوع یہی ہے کہ انھوں نے برصغیر کے اس عظیم سپُوت کو کیسے کیسے خراج تحسین پیش کیا ہے۔یہاں ہم صرف شہرِ فرید پاک پتن کے شعراء کے کلام میں سے حضرت بابافریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت کو دیکھیں گے کہ پاک پتن کی اردو شعری روایت میں کس انداز سے درِ فرید سے عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے۔عقیدت اور خراجِ تحسین کا یہ سلسلہ چراغ الدین محمد دائم (۱۹۳۴ءتا۱۹۰۱ء) سے شروع ہو کر موجودہ دور کے شعراء تک پھیلا ہوا ہے۔چراغ و دین محمد دائم کی پیدائش پاک پتن کی ہے آپ نے بحیثیت قانونگو اپنی خدمات انجام دیں۔آپ نی کا صوفیا کرام بابافریدالدین رحمتہ اللہ علیہ، وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کا بہت سا کلام یاد کر رکھا تھا۔فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے تو آپ کو خاص قلبی لگاؤ تھا۔ان کا قلم آپ رحمتہ اللہ علیہ کی محبت میں یوں مچلتا ہے شعری مثال دیکھیے:

بابا فرید گنجِ شکر اسے لگی ہے لو
دل میں بسا ہے شاہ کا دربار دیکھیے (۵)

باقر شاہ جہاں پوری (۱۹۲۰ءتا۱۹۹۰ء) پاک پتن کی شعری روایت میں سربرآوردہ اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔وہ بلا مبالغہ اُستاد شاعر تھے۔ان کا مجموعہ کلام ''کیفِ دوام'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔جس کی اشاعت کا سہرا میاں فضل الرحمٰن فضل کے سر ہے۔

باقر شاہ جہانپوری سیّد نصیر الدین گولڑوی کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔اُن کے شعری مجموعے ''کیفِ دوام'' میں مناقب بھی شامل ہیں۔مناقب کو بڑی فکری بصیرت اور فنی مہارت سے زیبِ قرطاس لائے ہیں۔آپ باباجی گہری محبت رکھتے تھے۔عرس کے موقع پر اہتمام سے شرکت کرتے تھے۔بابافریدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کی شعری مثالیں دیکھیے:

کہاں اس در سے جائے اور کس سے کہے یہ گدا تیرا
تجھی سے ہے دلِ ناکام کی امید وابستہ
پڑا ہوں آستانِ پاک پر مدت سے غم دیدہ
''فرید ادستگیرا پادشاہا مرشدا خواجہ
طفیلِ رحمۃ للعالمین چشمِ کرم برما''(۶)

مولوی منظور احمد اختر(1997تا1922ء) پاک پتن میں پیدا ہوئے۔آپ بابافرید رحمۃ اللہ علیہ سے لگاؤ رکھتے تھے اور آپ کے ہاں سوچ کا ایک بڑا منظر نامہ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے محبت وعقیدت کا عکس پیش کرتا ہے۔آپ کو ضلع پاک پتن بنانے کی تجویز پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔آپ نے اپنے اشعار میں حضور بابافرید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ پاک پتن کو ضلع کا درجہ ملنا فقط باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے وجودِ اقدس کا ثمر ہے۔یہی وجہ ہے کہ پاک پتن کو میاں نواز شریف نے ضلع کا درجہ دیا۔آپ کے ہاں بابافرید رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت ومحبت کے آثار ملاحظہ ہوں:

گنج شکر کے فیض سے کوشش ہوئی ہے کامیاب
ان کے ہی الطاف سے حاصل ہیں خوشیاں بے حساب
پاک پتن اضلاع میں شامل ہے باصد آب وتاب
ہوں ہمارے دل سے نکلی سب دعائیں مستجاب
یا خدا ایں شہر مار خشندہ وتابندہ باد (۷)

مرزا مصاحب بیگ(۲۰۰۸ءتا۱۹۳۶ء) پاک پتن میں پیدا ہوئے۔انھوں نے اپنے استاد گرامی باقر شاہ جہانپوری کی شہرِ فرید رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کو شعری قلب میں ڈھالا ہے۔یہ عقیدت کا الگ ہی انداز ہے۔شعری مثال ملاحظہ ہو:

خواہش ٹھیک اس کو رہنے کی شہر فرید میں
پا کر دلی مراد چلا سخن ور چلا گیا(۸)

سیّد عبدالمجید سالک رضوی(۱۹۳۷ءتا۱۹۹۱ء) کی جائے پیدائش جالندھر جب کہ مدفن پاک پتن ہے۔ان کا شعری مجموعہ ''حسرتوں کے دِیار'' ۲۰۱۴ء کو ساہیوال پرنٹنگ پریس سے شائع ہوا ہے۔جس کا اشاعت کا سہرا ان کے فرزند ارجمند سیّد معین الدین کے سر ہے۔

کہتے ہیں کہ جب آپ کو کسی سے محبت ہو تو پھر جس سے محبت ہو وہ ہی نہیں بلکہ اس سے جڑی ہوئی متعلقہ چیزیں بھی دل کو بھاتی ہیں۔ایسی ہی کیفیت سالک رضوی پر طاری ہے درِ فرید سے عقیدت ہونے کی وجہ سے بابا جی کے گلی کوچوں سے لے کر شہر کے باسیوں تک سب انھیں دل وجان سے پیارے لگتے ہیں۔ان کا گہری عقیدتوں اور محبتوں کا شعری نمونہ ملاحظہ ہو:

سالک پاک پتن کے باسی مجھ کو جان سے پیارے ہیں
میرے چاند اور میرے سورج میری آنکھ کے تارے ہیں (۹)

شریف ساجد ۱۹۳۴ء کو محلہ کچا برج دھکی پاک پتن میں پیدا ہوئے۔ حضرت بابافرید الدین مسعود گنج شکر سے اظہار عقیدت ان کی غزل کا معتبر اور منفرد حوالہ ہے جو پاک پتن کی شعری روایت میں ایک الگ الگ پہچان بنا چکا ہے۔ان کا زمرۂ تلامذہ پاک پتن کی شعری روایت کے ادبی اثاثے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ان کا پہلا شعری مجموعہ ''چاند کسے دیکھتا رہا''، دوسرا شعری مجموعہ ''سنگریزوں میں شجر'' اور تیسرا مجموعہ ''کلیاتِ شریف ساجد'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ تصوّف کی نُورانیت باطن کو مستنیر کرتی ہے۔ وجدان کی رِم جھِم جب شعری ترنگ بجاتی ہے تو بے ساختگی اور والہانہ پن غالب آجاتا ہے۔ان کے ہاں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کا اظہار ٹپکتا ہے جو کہ اپنے طرز، سلوب اور انداز سے ایک نیا موضوع و نیا باب ہے۔ان کی یہ انفرادیت ان کی غزلیات کے زیادہ تر مقطعوں میں پائی جاتی ہے۔ان کی عقیدت کے گلدستے میں سے سوز و گداز اور رنگوں کا امتزاج ملاحظہ ہوں:

کل سر محشر بھی رکھ لینا بھرم بابا فرید
ہم نہ چھوڑیں گے تیرا دامن وہاں گنج شکر (۱۰)

میں سر کو تو جھکا سکتا ہوں ساجد
در گنج شکر سا در تو ہو ہونا (۱۱)

غم والام سے پائی ہے رہائی ساجد
ہم در گنج شکر چھوڑ کے جاتے کیسے (۱۲)

فیض فرید چشتی ۱۹۴۴ عیسوی میں پاکپتن میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے پلیٹ فارم سے طریقت سے منسلک ہیں۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی میں زندگی گزارنے کے آرزومند ہیں۔آدمی حشر میں اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ دُنیا میں محبت کرتا ہے کہ مصداق فیض فرید چشتی غلامِ فرید ہونے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ان کے ہاں فرید الدین مسعود گنج شکر سے محبت کا جذبہ یوں شعری روپ دھار چکا ہے۔شعری مثال دیکھیے:

خدا نے لاج رکھ لی میری لاج بندگی
یوں فیض مجھے بھی گنج شکر کا غلام لکھا گیا (۱۳)

محمد یونس فریدی ۱۹۵۵عیسوی میں پاکپتن میں پیدا ہوئے۔ادبی تنظیم ادب قبیلہ کے صدر بھی رہے ہیں۔ محکمہ واپڈا میں سے ریٹائرڈ ہیں۔ادبی تنظیم ''ادب قبیلہ'' کے صدر رہ چکے ہیں۔ادبی تنظیم ''اِظہارِ نَو'' کے نائب صدر ہیں۔ان کا زیادہ تر کلام چھوٹی بحر میں ملتا ہے۔ سہلِ ممتنع ان کی خاص پہچان ہے۔ان پر بی۔ایس کی سطح پر مقالہ لکھا جا چکا ہے۔ شعری مجموعہ ''قربتوں میں فاصلے'' زیرِ طبع ہے۔انھوں نے تاجدارِ پاک پتن رحمتہ اللہ علیہ کو پیکرِ صدق و صفا،امام الاولیاء،آفتاب سلسلۂ چشتیہ اور محسن شاہ و گدا کے القابات سے ملقب کیا ہے۔ گہری عقیدتوں اور مودتوں کا اظہار ان کے کلام میں نمایاں ہے۔ان کی منقبت کے اشعار ملاحظہ ہوں:

آفتاب سلسلۂ چشتیہ

شمع وحدت کی ضیا گنج شکر ہیں

خالی دامن کوئی بھی لوٹا نہیں ہے

محسن شاہ و گدا گنج شکر ہیں

سجدہ گاہ عرفاں ہے ان کا در

عشق و مستی کی ادا گنج شکر ہیں

غیر مطبوعہ

چوہدری کرم علی کیفی (۱۹۵۵ءتا۲۰۲۱ء)متعدد ادبی اعزازات سے نوازے گئے۔ نعت کی طرف خاص رجحان رکھتے تھے۔ ان کے تیرہ مطبوعات ان کو ممتاز درجے پر فائز کرتی ہیں۔ یہ ان کے کلام کی خاص بات ہے کہ کیفیؔ نے تمام عمر مدحِ فرید کو معراجِ فن بنائے رکھا۔ شاید یہی سبب ہے کہ ان کے کلام میں حضور باباجی فکری جہات کا عکس فروزاں اور مہتاب کی طرح ضیا بار ہے۔ان کے ہاں حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ سرکار سے والہانہ عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔انھوں نے فکرِ فرید کو بھی عام کیا ہے۔ان کا پیغامِ سخن دیکھیے کہ جنت کو لے جانے والا راستہ فرید رحمۃاللہ علیہ کا ہے۔ان کے ہاں عقیدتوں کی پاکیزہ ندی بہہ رہی ہے۔اشعار دیکھیے:

کیا ہے جو اس جہاں میں کوئی نہیں میرا

میرے لیے بہت ہے سہارا فرید کا

کیفی تو چل یقین سے جس پر چلے فرید

جنت کو جانے والا ہے راستہ فرید کا

غیر مطبوعہ

سید غلام معین الدین ۱۹۷۵عیسوی میں پاک پتن میں پیدا ہوئے۔ وہ خواجہ حسن نظامی رحمۃاللہ علیہ کے پوتے ہیں۔انھوں نے بہ حیثیت شاعر معین نظامی سے بھی اپنے سخن سے اپنے مکتبِ فکر اور حلقے کی بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے محبت اور عقیدت کے مضمون کو

شعری قالب میں ڈھال کر گلدستہ معنی بنادیا ہے۔ بارگاہِ فرید یقیناً باعثِ راحتِ قلب وجاں ہوسکتی ہے اگر فلسفۂ فرید زندگیوں میں شامل کرلیا جائے۔ان کے ہاں بابافرید رحمۃاللہ علیہ کو یوں ہدیہ تبریک پیش کیا گیا ہے۔شعری مثال ملاحظہ ہو:

چلوائے نظامی سلام کو، بارگاہِ فرید میں

ہو نصیب راحتِ قلب وجاں جو حضور کی ہمیں دید ہو (۱۴)

میاں فضل الرحمٰن فضل۱۹۵۷ء کو میاں عبدالرحمٰن کوثر کے گھر پیدا ہوئے۔ مجلسِ بابا فرید کے صدر ہیں۔ان کا شعری مجموعہ ''اخبارِ دل'' ۲۰۲۱ء میں شائع ہوا۔ان کے شعری مجموعے ''اخبارِ دل'' میں منقبت فریدالدین گنج شکر بھی شامل ہے۔انھوں نے بابا فرید رحمۃاللہ علیہ سے والہانہ عقیدت کو تخیّل کی گرم جوشی سے سپردِ قرطاس کیا ہے۔منقبت کے اشعار دیکھیے:

نازشِ ارض وسما گنجِ شکر

اور زہد الانبیا گنجِ شکر

بادشاہانِ زمانہ بھی یہاں

آتے ہیں مثلِ گدا، گنجِ شکر (۱۵)

ایوب اختر ۱۹۶۳ء کو پاک پتن میں پیدا ہوئے۔ان کو اپنے گدائے فرید رحمۃاللہ علیہ ہونے پر ناز وفخر ہے۔انھوں نے کرامتِ فرید رحمۃاللہ علیہ کو موضوع سخن بناکر شانِ فرید کو عقیدت ومودت کا گلدستہ پیش کیا ہے کہ اللہ کے ولی سے کے منہ سے نکلی ہوئی بات اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا۔شعور اُلوہیت اور رموزِ ہستی سے آگاہی کا تاج قطب الاقطاب فریدالدین مسعود گنج شکر کے سر سجاتے ہیں۔ان کی سوچ پر فکرِ فرید کی گہری چھاپ پائی جاتی ہے۔منقبت سے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

چڑیوں کو مار کر انہیں جیون عطا کرے

منگتوں کے کاسے عزت وتوقیر سے بھرے

جس بشر کو اسرارِ الٰہی کی خبر ہے

وہ گنج شکر، گنج شکر ہے

غیر مطبوعہ

غلام علی تائب نظامی ۱۹۶۷عیسوی کو چک تیمور تحصیل تاندلیانوالا بھی پیدا ہوئے۔ نجی کاروبار سے منسلک ہیں۔ پاکپتن میں سکونت پذیر ہیں۔ غزل اور نعت کے علاوہ بابافرید سے محبت کو بھی منظوم انداز میں پیش کرتے رہتے ہیں۔انہوں نے اپنی فکر کو یوں نظر سخن کیا ہے ان کے ہاں بابافریدالدین مسعود گنج شکر سے محبتوں عقیدتوں کا ہدیہ تبریک پیش کیا گیا ہے اشعار ملاحظہ ہوں:

محشر کا کوئی خوف نہ دوزخ ہی کا ڈر ہے

جب پیر مرا گنجِ شکر، گنج شکر ہے

واللہ ! اسی در سے ہی پلتا ہے زمانہ

یہ چشت کے سرتاج سخی پاک کا گھر ہے

سرکار مری آپ کے ٹکڑوں پر گزر ہے

غیر مطبوعہ

جمشید کمبوہ ۱۴، مارچ ۱۹۷۰ء کو پیدا ہوئے۔ انگریزی، اردو، اسلامیات کی ماسٹر ڈگری کے علاوہ ایم فل اردو کی ڈگری بھی رکھتے ہیں۔ تین مجموعے ''جامِ جمشید''(مجموعۂ غزل)، ''سفرِ نعت (مجموعۂ نعت) اور ''سوچ سویر''(پنجابی مجموعہ) شائع ہو چکے ہیں۔ نثری تصنیف ''میرِ اولیا'' اور تقاریر کا مجموعہ ''بہارِ قلم'' اشاعت سے ہم کنار ہو چکے ہیں۔ اردو زبان وادب کا سب سے طویل ترین نعتیہ شعر کہنے کا سہرا بھی جمشید کے سر سجا ہے۔ بہت سے شعرا ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ رباعی کے چوبیس اوزان میں نعتیہ رباعیات کہنے اور چھپے رباعیات میں چوبیس اوزان برتنے کا شرف رکھتے ہیں۔ ان کی شاعرانہ عظمت کا اندازہ اس امر سے بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے کہ راجا رشید محمود، ڈاکٹر ریاض مجید، مفتی محب اللہ نوری، ڈاکٹر اختر شمار، ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر اور سعید آسی جیسے مشاہیر اہلِ قلم نے ان کی بوقلموموں فکری وفنی محاسن کی رنگارنگی کو دیکھتے ہوئے انھیں فرید المثال سکہ بند شاعر قرار دیا ہے۔

جمشید کمبوہ کے ہاں بھی اس برعظیم کے شاعر اور تصوف کے سرخیل سلسلہ چشتیہ کے چشم وچراغ اور رشد وہدایت کے علمبردار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو ہدیہ تبریک پیش کیا گیا ہے۔ ان کے ہاں باباجی سے عقیدت کا انداز دیکھیے:

اولیاء اللہ کے سلطان ہیں بابا فرید

ہند پر اللہ کا احسان ہیں بابا فرید

جائیں تو جائیں کہاں وہ ''بابِ جنت'' چھوڑ کر؟

جن کے ہر اک درد کا درمان ہیں بابا فرید

اس ''مقدس شہر'' سے جمشید ہے نسبت مجھے

ملتفت جس شہر پر ہر آن ہیں بابا فرید (۱۶)

پروفیسر جمشید اعظم چشتی تاج دارِ پاک پتن حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مند شعرا میں سے اگلا نام ہے۔ وہ گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن میں لیکچرار کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ان کا درِ فرید سے عقیدت کے اظہار کے کلام میں سے ایک شعر ملاحظہ ہو:

کہیں کیوں کر نہ بابِ خلد اس کو

کہ یہ اک صاحبِ جنت کا در ہے

فلک بھی خم ہے تیرے آستاں پر
کچھ ایسی مہرباں تیری نظر ہے(۱۷)

ڈاکٹر نوید عاجز ۸؍۷؍۱۹۷۸ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ فریدیہ کالج میں صدرِ شعبہ اردو ہیں۔ آپ کی کاوشوں سے پاک پتن کی شعری روایت کے نقش و نگار ابھرنے اور نکھرنے لگے۔ اُردو کی تذکرہ پر مبنی پہلی کتاب ''شہر فرید کے شاعر''، پنجابی ''سوچ دا پتن''، ''المسعود'' (سالنامہ)، ''اظہار'' (سال نامہ)، ''تازہ غزل'' وغیرہ۔

(تذکرہ) اور دیگر کئی کتابیں لکھی گئیں آپ کی خدمات کی بدولت پاک پتن کا شعری سرمایہ اب ایک مستند حوالہ اور اثاثہ ہے۔ آپ ادبی تنظیم اظہارِ نو کے بانی ہیں جو نعتِ رسول ﷺ کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ اپنی نوعیّت کے اعتبار سے یہ پاک پتن کی شعری روایت میں جدید اضافہ اور گراں قدر ادبی خدمت ہونے باعث ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اب یہ ایک تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہے جس کی بدولت پاک پتن میں باقاعدہ نعت لکھی جانے لگی ہے۔ اس تنظیم کے تحت اب تک ماہانہ مشاعرے باقاعدگی سے برپا ہو رہے ہیں اور پچاسی مشاعرے انعقاد پذیر ہو چکے ہیں۔

نوید عاجز کو ادبی تنظیم ''ادب قبیلہ'' کے بانیان میں شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ اس تنظیم کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ صدرِ شعبہ اردو ہونے کی حیثیت سے پورے شہر اور گرد و نواح سے مشورہ سخن کرنے والے تلامذہ کی بڑی تعداد رکھتے ہیں۔ جنھوں نے پاک پتن کی شعری روایت میں تنقیدی و تحقیقی اور شاعری کے میدان میں خوش گوار اضافہ کیا ہے۔ یہ اثاثہ بھی مستقبل کے لیے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہے ۔آپ پاک پتن کے ادبی منظر نامے پر سب سے زیادہ کتب کے مصنف و مؤلف اور مدون ہیں۔

انھوں نے منقبت بابافرید لکھ کر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ شعر دیکھیے:

ہر دل میں ہے احترام بابا فرید کا
اک منفرد مقام ہے بابا فرید کا(۱۸)

یاسر رضا آصف ۱۹۸۴ عیسوی کو محلہ پیر کریاں میں پیدا ہوئے۔ ایم فل اردو ہیں۔ درس و تدریس سے منسلک ہیں۔ دو کُتب کے مصنف ہیں۔ تنقیدی و تحقیقی مزاج رکھتے ہیں۔ باباجی سرکار سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ دکھیوں کا سامان گنج شکر ہیں اور اس کے علاوہ آقائے دو جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہماری پہچان کا وسیلہ اور ذریعہ بھی بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ہیں۔ ان کے گہرے جذبوں اور محبتوں کے اظہار کا شعری رُوپ دیکھیے:

نہ گھبراؤ چلو ان کے در پر کہ دکھیوں کا سامان گنجِ شکر ہے
درِ مجتبی پر وہ درِ مصطفی پر ہماری پہچان گنجِ شکر ہیں

غیر مطبوعہ

ڈاکٹر محمد عمران یکم جنوری ۱۹۸۷ کو فیروز پور چشتیاں ضلع پاکپتن میں پیدا ہوئے۔ گریزن یونیورسٹی لاہور سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اُنھیں ''زبان کلام میر کا تجرباتی مطالعہ'' مقالہ لکھنے پر ڈاکٹریٹ کی تفویض ہوئی۔ ادبی تنظیم ''ریختہ'' کے بانی ہیں۔ گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن میں اردو کے لیکچرار کی حیثیت سے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ وہ اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں کہ ان کے دامن میں بابا جی رحمتہ اللہ علیہ محبت و مودت کا سرمایہ ہے۔ شعری نمونے دیکھیے۔

خوشا نصیب کہ منسوب ہوں میں اس در سے
کھڑے ہیں میرے تعارف میں شاہ گنج شکر

مکان گنج شکر کا مکیں ہوا عمران
بہشت رستے میں آتی ہے اب مرے گھر کے

غیر مطبوعہ

راقم الحروف (عباس علی شاہ ثاقب) ۱۹۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ رفاہ انٹر نیشنل یونی ورسٹی، فیصل آباد کیمپس سے حال ہی میں ایم فل اُردو مکمل کیا ہے۔ راقم نے بھی بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے اپنی محبت و عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ یقیناً آپ رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ان چنیدہ و برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں میں ممتاز درجہ عطا فرما کر مرجعِ خلائق بنا دیا ہے۔ راقم کے ہاں بابا جی رحمتہ اللہ علیہ سے محبت و عقیدت کے پائے جانے کلام میں سے ایک شعری مثال دیکھیے:

خدا نے سخا سے ہے ان کو نوازا
ہے گنجِ شکر ہم نے لج پال دیکھا

غیر مطبوعہ

عبدالرؤف زین ؔ۲۹ دسمبر ۲۰۰۴ء کو پاک پتن کے ایک گاؤں ۲۷، ایس۔ پی میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج ٹیکنالوجی ساہیوال سے سول انجینیئرنگ کا ڈپلومہ کر رکھا ہے۔ ان کا شعری مجموعہ زیرِ طبع ہے۔ غزل کے علاوہ حمد، نعت اور مناقب بھی لکھ رہے ہیں۔ ان کے ہاں بھی حضور بابا فرید سے عقیدت و محبت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ شعری مثال ملاحظہ ہو:

ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا فرید ہے
سارے جہاں کا راج دلارا فرید ہے

غیر مطبوعہ

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر ۱۹۲۰ عیسوی میں چک بیدی ضلع پاک پتن میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے بھارت چلے

گئے۔ بیدی بھی حضور باباصاحب سے بے پناہ اور والہانہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ کا کلام سکھوں کی مقدس کتاب گرو گرنتھ میں بھی درج ہے جو پنجابی ادب کا قیمتی اثاثہ بھی ہے۔ علاوہ ازیں سکھوں نے باباجی کی محبت وعقیدت میں پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ میں بابا فرید میموریل سوسائٹی بھی قائم کر رکھی ہے جو ان کی اس مردِ درویش اور صوفی باصفا سے عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انھوں نے روحانیت کے اس عظیم پیشوا کا ۸۰۰ سالہ جشن ولادت بھی بڑے تزک واحتشام اور خوبصورت ودل کشا انداز سے منایا ہے۔ اس جشن ولادت کے موقع پر اس مٹی کے عظیم سپوت اور اردو کے شاعر مہندر سنگھ بیدی سحر نے باباجی کی مدح سرائی کی ہے۔ ان کے ہاں عقیدوں سے معطر ادبی شہ پارہ ملاحظہ ہو:

اے فرید الدین بابا، اے میرے گنج شکر!
عالمِ الحاد تیرے خوف سے زیر وزبر
تو نے بخشا اک جہاں کو بادہ عرفان کا نور
زُہد کا، اخلاص کا، تسلیم کا، ایماں کا نور (۱۹)

یہ موضوع اب بھی تحقیق طلب اور محنت طلب ہے۔ اس موضوع پر ایم فل کی سطح پر بھرپُور کام کی ضرورت ہے تاکہ پورا منظر نامہ سامنے لایا جاسکے۔ ایسا کرنے سے مزید کئی فکری جہات سے آگاہی حاصل ہو سکے گی۔ حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات کے کئی گوشے سامنے آئیں گے۔ علاوہ ازیں تصوّف کے مدارج اور صوفیانہ فکر کو نئی جہتوں سے رُوشناس کروا کے پھر سے نوجوان نسل وتشنگانِ علم کی فکری آبیاری کی جا سکے گی۔ یقیناً پاک پتن کے مزید شعرا کے کلام میں باباجی رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت کے اظہار کا ملنا لازمی امر ہے۔ دیگر فکری جہات کے علاوہ پاک پتن کی شعری روایت میں ممتاز پہلو نہج فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کی گہری چھاپ اور فلسفہ کی ترویج ہے۔ ادبی منظر نامے پر اس کے ان مٹ نقوش ایک تاریخی حوالہ اور اثاثہ بن چکے ہیں۔ امیّد کرتا ہوں پاک پتن کی شعری روایت میں عقیدتِ فرید مستقبل کا مستند حوالہ ثابت ہو گا۔

حوالہ جات

۱۔ پیر ممتاز احمد ''زمزمہ فرید'' خانقاہ صابریہ سول لائن پاک پتن، ۲۰۱۱ء ص:۷

۲۔ ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر ''معارفِ فریدیہ'' شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۲۰۰۵ء ص:۱۸، ۱۷

۳۔ محمود شیرانی، حافظ ''پنجاب میں اردو'' (حصہ اول، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۸ء ص:۲۳۷

۴۔ ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر ''معارفِ فریدیہ'' شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور، ۲۰۰۵ء ص:۱۷۹

۵۔ نوید عاجز ''شہرِ فرید کے شاعر'' سجاد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء ص:۴۱

۶۔ باقر شاہجہانپوری ''کیفِ دوام'' زاویہ، لاہور، ۲۰۰۲ء ص:۳۸

۷۔ نوید عاجز ''شہرِ فرید کے شاعر'' سجاد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء ص:۷۵

۸۔ایضاً ص:۹۸

۹۔ایضاً ص:۱۰۵

۱۰۔محمد شریف ساجد، ''چاند کسے دیکھتا رہا'' ملٹی میڈیا افیئرز، لاہور، ۲۰۰۷ء ص:۲

۱۱۔ایضاً ص:۳۰

۱۲۔ایضاً ص:٦٦

۱۳۔نوید عاجز، ''شہرِ فرید کے شاعر'' سجاد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء ص:۱۴٦

۱۴۔نوید عاجز، ''المسعود'' گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجوایٹ کالج، پاک پتن شریف، سال ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۳ء ص:۱۴

۱۵۔فضل الرحمٰن فضل، ''اخبارِ دل'' دھنک مطبوعات، لاہور، ۲۰۲۱ء ص:۱۲۱

۱٦۔جمشید کمبوہ ''نذرانہ عقیدت'' پاک پتن ٹائمز (ماہنامہ)، پاک پتن، مارچ ۲۰۰۳ء ص:۲

۱۷۔پروفیسر جمشید اعظم چشتی ''علمی وادبی مجلہ ''المسعود'' گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجوایٹ کالج، پاک پتن شریف، سال ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۳ء ص:۱۴۹

۱۸۔نوید عاجز، ''شجر زار'' دھنک مطبوعات، لاہور، ۲۰۲۰ء ص:۹۷

۱۹۔ایضاً ص:۳۰۱

References

1. Peer Mumtaz Ahmad, "Zamzma Fareed", Khanqah Sabria Civil Line, Pak Patan, 2011, p.7.
2. Zahoor Ahmad Azhar, Dr. "Ma'arif-i-Faridia" Company Printing Press, Lahore, 2005: 17, 18
3. Mahmoud Shirani, Hafiz "Urdu in Punjab" (Part I, Moqtadara Qaumi Language, Islamabad, 1998, p. 237
4. Zahoor Ahmad Azhar, Dr. "Ma'arif-e-Faridia" Company Printing Press, Lahore, 2005 p.: 179
5. Naveed Azam, "The Poet of the City of Farid", Sajjad Publications, Lahore, 2013, p. 41
6. Baqir Shahjahanpuri, "Kaif-e-Dawam", Zawiya, Lahore, 2002, p. 38.
7. Naveed Azim, "Poet of the city of Farid", Sajjad Publications, Lahore, 2013, p.75.
8. Ibid: 98
9. Ibid: 105
10. Mohammad Sharif Sajid, "Chand Kase Deteh Raha" Multimedia Affairs, Lahore, 2007, p.2.
11. Ibid: 30
12. Ibid: 66
13. Naveed Azim, "Poet of the city of Farid", Sajjad Publications, Lahore, 2013, p. 146
14. Naveed Azam "Al Masood" Government Farida Post Graduate College, Pakpattan Sharif, Year 2004, 2003 P: 14
15. Fazlur Rehman Fazl, "Akhbar-e-Dil", Dhank Publications, Lahore, 2021 p.: 121
16. Jamshed Kamboh, "Nazarana Devotion", Pak Patan Times (Monthly), Pak Patan, March 2003: 2
17. Professor Jamshed Azam Chishti, "Academic and Literary Magazine" Al-Masood", Government Farida Post Graduate College, Pakpattan Sharif, 2004, 2003, p. 149
18. Naveed Azam, "Shajar Zaar", Dhank Publications, Lahore, 2020, p. 97.
19. Ibid, p: 301